# چین اور شنگھائی تعاون تنظیم کے رکن ممالک کی مشترکہ فوجی مشقیں

چین اور شنگھائی تعاون تنظیم کے رکن ممالک کی مشترکہ فوجی مشقیں

(سفارتی امور کے نامہ نگار سے)

چین اور شنگھائی تعاون تنظیم کے رکن ممالک کی مشترکہ فوجی مشقیں ہفتہ 8 جون کو شروع ہوئی ہیں۔ مشقوں میں چین، روس، بیلاروس، ایران، پاکستان، بھارت، قازقستان، کرغزستان، تاجکستان اور ازبکستان کی افواج حصہ لے رہی ہیں۔ مشقوں کا مقصد دہشت گردی، علیحدگی پسندی اور انتہا پسندی کے خلاف مشترکہ کارروائی کی صلاحیت کو بہتر بنانا ہے۔

مشقوں کا پہلا مرحلہ 8 سے 14 جون تک چین کے شمال مغربی صوبے سنکیانگ کے ایغور خودمختار علاقے میں ہوگا۔ اس مرحلے میں زمینی افواج کے دستے حصہ لیں گے۔ دوسرا مرحلہ 15 سے 21 جون تک روس کے علاقے ارال سک میں ہوگا، جس میں فضائی اور بحری افواج کی مشقیں ہوں گی۔ تیسرا مرحلہ 22 سے 28 جون تک ایران کے صحرائی علاقے میں ہوگا، جس میں خصوصی دستے حصہ لیں گے۔

چینی وزارت دفاع کے ترجمان کرنل وانگ ژیاؤلی نے پریس بریفنگ میں کہا کہ ’’یہ مشقیں کسی تیسرے ملک کے خلاف نہیں ہیں۔ ہمارا مقصد خطے میں امن و استحکام کو یقینی بنانا ہے۔ ہم دہشت گردی کے تین اضلاع کو ہر قسم کے خطرات سے پاک کرنا چاہتے ہیں۔‘‘ انہوں نے کہا کہ مشقوں میں شریک افواج کے درمیان تجربات کا تبادلہ ہوگا اور مشترکہ آپریشنل طریقہ کار وضع کیا جائے گا۔

روسی وزارت دفاع کے ترجمان میجر جنرل الیگزینڈر ژوکوف نے کہا کہ ’’ہم نے ماضی میں بھی چین کے ساتھ مشترکہ مشقیں کی ہیں اور ہر بار ہمارے تعلقات مزید مضبوط ہوئے ہیں۔ ہم اس بار بھی اسی جذبے کے ساتھ شریک ہو رہے ہیں۔‘‘ انہوں نے بتایا کہ روس کی جانب سے 1200 فوجی، 150 ٹینک اور 30 جنگی طیارے مشقوں میں حصہ لے رہے ہیں۔

ایران کے وزیر دفاع بریگیڈیئر جنرل امیر حاتمی نے کہا کہ ’’ہمارے فوجی دستے پہلی بار اتنے بڑے پیمانے پر کسی بین الاقوامی مشق میں حصہ لے رہے ہیں۔ یہ ہمارے لیے ایک بڑا موقع ہے کہ ہم اپنی صلاحیتوں کو دوسروں کے سامنے پرکھ سکیں۔‘‘ انہوں نے کہا کہ ایران کے 500 فوجی اور 50 جنگی طیارے مشقوں میں حصہ لے رہے ہیں۔

پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ آصف نے کہا کہ ’’پاکستان ہمیشہ علاقائی امن کے لیے کام کرتا رہا ہے اور ہم اس مشق کو اسی تناظر میں دیکھتے ہیں۔ ہم دہشت گردی کے خلاف ہر کوشش کا حصہ بننے کے لیے تیار ہیں۔‘‘ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے 300 فوجی اور 20 جنگی طیارے مشقوں میں حصہ لے رہے ہیں۔

بھارت نے مشقوں میں اپنی شرکت کی تصدیق نہیں کی۔ بھارتی وزارت دفاع کے ترجمان کا کہنا ہے کہ ’’ہم اس بارے میں بعد میں اعلان کریں گے۔‘‘ تاہم ذرائع کا کہنا ہے کہ بھارت کے 200 فوجی مشقوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ بھارت کی شرکت کا فیصلہ آخری وقت تک ہوتا رہا۔

مشقوں کے مبصرین کا کہنا ہے کہ یہ مشقیں خطے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے پس منظر میں ہو رہی ہیں۔ امریکہ اور نیٹو کے اتحادی ممالک نے ان مشقوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ امریکی وزارت دفاع کے ترجمان نے کہا کہ ’’ہم ان مشقوں کی شفافیت پر نظر رکھیں گے۔‘‘ تاہم انہوں نے کہا کہ امریکہ کا ان مشقوں سے کوئی براہ راست تعلق نہیں ہے۔

مشقوں کے پہلے مرحلے کے دوران چینی فوج کے ترجمان کرنل وانگ ژیاؤلی نے کہا کہ ’’ہم نے ماضی میں بھی چین کے ساتھ مشترکہ مشقیں کی ہیں اور ہر بار ہمارے تعلقات مزید مضبوط ہوئے ہیں۔ ہم اس بار بھی اسی جذبے کے ساتھ شریک ہو رہے ہیں۔‘‘ انہوں نے کہا کہ مشقوں کے دوران کسی بھی ملک کی سرحد کی خلاف ورزی نہیں کی جائے گی۔

(سفارتی امور کے نامہ نگار سے)

چین اور شنگھائی تعاون تنظیم کے رکن ممالک کی مشترکہ فوجی مشقیں ہفتہ 8 جون کو شروع ہوئی ہیں۔ مشقوں میں چین، روس، بیلاروس، ایران، پاکستان، بھارت، قازقستان، کرغزستان، تاجکستان اور ازبکستان کی افواج حصہ لے رہی ہیں۔ مشقوں کا مقصد دہشت گردی، علیحدگی پسندی اور انتہا پسندی کے خلاف مشترکہ کارروائی کی صلاحیت کو بہتر بنانا ہے۔

مشقوں کا پہلا مرحلہ 8 سے 14 جون تک چین کے شمال مغربی صوبے سنکیانگ کے ایغور خودمختار علاقے میں ہوگا۔ اس مرحلے میں زمینی افواج کے دستے حصہ لیں گے۔ دوسرا مرحلہ 15 سے 21 جون تک روس کے علاقے ارال سک میں ہوگا، جس میں فضائی اور بحری افواج کی مشقیں ہوں گی۔ تیسرا مرحلہ 22 سے 28 جون تک ایران کے صحرائی علاقے میں ہوگا، جس میں خصوصی دستے حصہ لیں گے۔

چینی وزارت دفاع کے ترجمان کرنل وانگ ژیاؤلی نے پریس بریفنگ میں کہا کہ ’’یہ مشقیں کسی تیسرے ملک کے خلاف نہیں ہیں۔ ہمارا مقصد خطے میں امن و استحکام کو یقینی بنانا ہے۔ ہم دہشت گردی کے تین اضلاع کو ہر قسم کے خطرات سے پاک کرنا چاہتے ہیں۔‘‘ انہوں نے کہا کہ مشقوں میں شریک افواج کے درمیان تجربات کا تبادلہ ہوگا اور مشترکہ آپریشنل طریقہ کار وضع کیا جائے گا۔

روسی وزارت دفاع کے ترجمان میجر جنرل الیگزینڈر ژوکوف